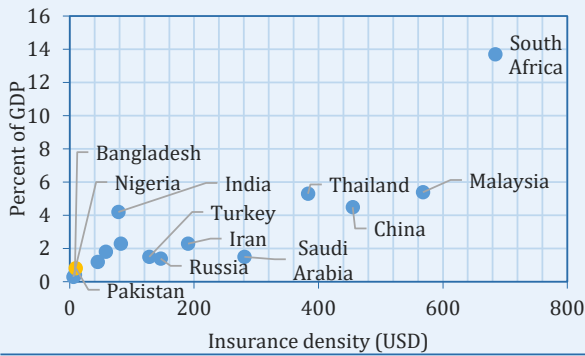


6.3 بیمہ اور تکافل کمپنیاں

2021 میں معاشی سرگرمیوں کی بحالی کے بعد حیاتی اور غیرحیاتی دونوں شعبوں کے لیے بیمہ پریمیم میں اضافہ ہوا۔ قومی ہیلتھ بیمہ پروگرام کی توسیع کے ساتھ گروپ پریمیم کے دگنا ہونے کی وجہ سے حیاتی بیمہ کے مجموعی پریمیم میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔ بیشتر ہیلتھ بیمہ پالیسیوں کو کم لکھ جانے کے ساتھ، حیاتی بیمہ کے دعووں میں بھی اضافہ ہوا، جس کے نتیجے میں مجموعی طور پر دعووں کا تناسب بڑھ گیا۔ اس کے باوجود پریمیم میں اضافے کی وجہ سے حیاتی بیمہ کے شعبے نے زیادہ منافع کمایا۔ بیمہ کے غیر حیاتی شعبے میں آگ اور املاک سے پہنچنے والے نقصان کے حوالے سے مجموعی غیرحیاتی پریمیم میں اضافہ ہوا، تاہم غیر حیاتی دعووں میں خاطر خواہ اضافہ ریکارڈ نہیں کیا گیا کیونکہ ملک کے جنوبی حصوں میں شہری سیلاب کی وجہ سے گزشتہ سال کے دوران آتشزدگی اور املاک کے حوالے سے دعوؤں میں یکبارگی اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔ چنانچہ، 2021 میں غیر حیاتی بیمہ کے شعبے کے منافع میں قابل قدر اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ کچھ بیمہ کمپنیوں کی جانب سے 2020ء میں ادائیگی قرض کے تقاضے نہ کرنے کے باوجود، مجموعی طور پر ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار پر بہتر ہوئے۔ عالمی اور ملکی محاذ پر بہت آزما معاشی ماحول کو دیکھتے ہوئے، بیمہ کے شعبے کی ترقی اور کارکردگی کا انحصار ابھرتے ہوئے اقتصادی حالات اور معیشت میں کاروباری سرگرمی پر رہے گا۔

آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ درج کیا گیا اور 2021ء کے دوران مجموعی اساس سرمایہ 11.0 فیصد اضافے کے ساتھ 2 ہزار 143 ارب روپے رہی۔¹⁵⁴

چارٹ 6.3.1: 2020ء میں ملک وار بیمہ کاری کا نفوذ



بیمہ کے نفوذ میں پاکستان ہم سر ممالک سے پیچھے ہے۔۔۔

پاکستان میں بیمہ کا نفوذ¹⁵² اس کے بعض ہم سر ممالک کے مقابلے میں جی ڈی پی کے ایک فیصد سے بھی کم رہی۔ اسی طرح کا معاملہ بیمہ کی تعداد کا تھا، جو 2020ء میں فی کس 10 امریکی ڈالر تھا۔ (چارٹ 6.3.1)۔¹⁵³ اگرچہ حالیہ برسوں میں پاکستان کے بیمہ پریمیم میں اضافہ ہوا ہے (گزشتہ 3 سالوں میں مجموعی سالانہ شرح نمو 10.1 فیصد کے مساوی رہی)، اس قلیل بنیاد کا مطلب یہ ہے کہ 10 فیصد کی شرح نمو کا بھی ملک میں بیمہ کے نفوذ پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ اس صنعت کی ترقی کئی عوامل کی وجہ سے متاثر ہوتی ہے، جن میں ملکی پخت کی پست شرح، مذہبی جذبات، کچھ بیمہ مصنوعات کی طرف سے پیش کردہ نسبتاً پست نفع، بیمہ فوائد کے بارے میں آگاہی کی کمی اور دیگر مسائل شامل ہیں۔

صنعت کی عمومی صورت حال

کووڈ وبائی مرض کے بعد معاشی بحالی کے نتیجے میں بیمہ کی صنعت میں 21 فیصد کی نمو درج کی گئی۔۔۔

وبائی مرض کے دوسرے سال میں ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی دونوں معیشتوں نے کووڈ 19 کے مطابق ڈھال لیا۔ پاکستان نے وبائی امراض سے نمٹنے میں نسبتاً بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور مالی سال 2021ء کے دوران اس متعدد بیماری کے توازن سے آنے والی لہروں کے باوجود معاشی سرگرمیوں میں زبردست بحالی ہوئی۔ اسی طرح بیمہ صنعت کی

بیمہ صنعت پر چند بڑے فریقوں کا غلبہ ہے، جو نئے فریقوں کے لیے بھرپور امکانات سے فائدہ اٹھانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔۔۔

پاکستان کے بیمہ شعبے میں 10 حیاتی بیمہ ادارے اور فیملی تکافل کمپنیاں، 30 فعال غیر حیاتی بیمہ ادارے اور جنرل تکافل کمپنیاں اور ایک نو بیمہ ادارہ شامل ہیں۔¹⁵⁵ حیاتی بیمہ

فعال جنرل تکافل کمپنیوں اور واحد نو بیمہ کمپنی کا بھی احاطہ کیا گیا ہے، اس طرح، پوری بیمہ صنعت کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس تجربے میں 31 دسمبر 2021ء کو ختم ہونے والی مدت تک کے اعداد و شمار کا احاطہ کیا گیا ہے۔ بیمہ کمپنیوں کے لیے مالی سال کا اختتام اسی سال دسمبر میں ہے۔ بھاکے کے اجزائے کے لیے نمونہ تمام تناسب سال بہ سال بنیاد پر ہے۔¹⁵⁵ اس جائزے میں تمام فعال بیمہ فرمز کا احاطہ کیا گیا ہے۔

¹⁵² بیمہ کاری کے نفوذ کو کسی ملک میں بیمہ شعبے کی ترقی کے اشاریے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور جی ڈی پی میں بیمہ کاری پر بیمہ کے تناسب کے طور پر شمار کیا جاتا ہے۔

¹⁵³ کسی ملک کے بیمہ شعبے کی ترقی کا ایک اشاریہ بیمہ کاری کی گنجائیت ہوتا ہے؛ اس کا حساب کسی ملک کی پوری آبادی کے لیے کل انشورنس پریمیم کے تناسب کے طور پر لگایا جاتا ہے۔

¹⁵⁴ اس باب کا تجربہ 6 حیاتی بیمہ اور 24 غیر حیاتی بیمہ اداروں کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو بالترتیب تقریباً 100 فیصد اور 82 فیصد حیاتی اور غیر حیاتی بیمہ شعبوں کے اثاثوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ اس تجربے میں فیملی تکافل کی دو کمپنیوں، دو

بیمہ مصنوعات اور خدمات تک رسائی بہتر بنانے کے علاوہ پالیسی سازوں اور صنعت کی جانب سے وسیع پیمانے پر مالی خواندگی کے لیے آگہی مہمات کے ذریعے ملک میں بیمے کی اہمیت کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

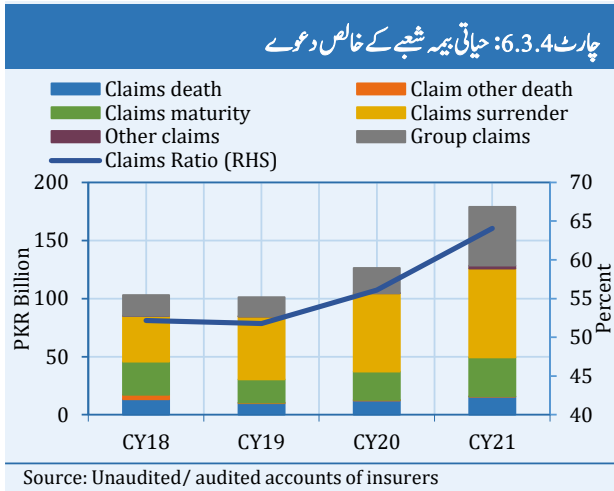
حیاتی بیمہ

2021ء میں حیاتی بیمے کے شعبے کی اساسی سرمایہ کی نمو سُست

رہی۔۔۔

حیاتی بیمہ شعبے کے اساسی سرمایہ میں گزشتہ سال کی مضبوط نمو (2020ء میں 14.7 فیصد) کی نسبت 2021ء میں اساسی سرمایہ 11.3 فیصد کی سست شرح سے بڑھ کر 1805 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

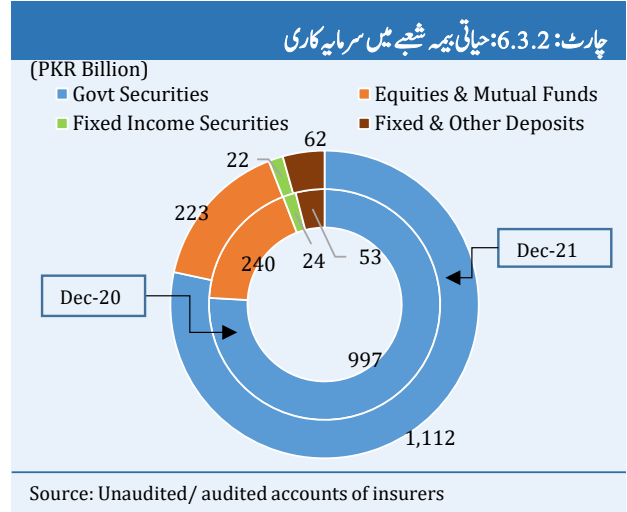
مالی سال 2021 میں سرمایہ کاری جز: دان 8.0 فیصد اضافے کے ساتھ 1418 ارب روپے رہا۔ سال کے اختتام پر زری پالیسی میں سختی کی وجہ سے شرح سود میں اضافے کے نتیجے میں حیاتی بیمہ کمپنیوں نے سرکاری تمسکات میں اپنی سرمایہ کاری میں 114 ارب روپے کا اضافہ کیا اور ایکویٹی اور میوچل فنڈز میں سرمایہ کاری میں 17 ارب روپے گھٹادی۔ (چارٹ 6.3.2)



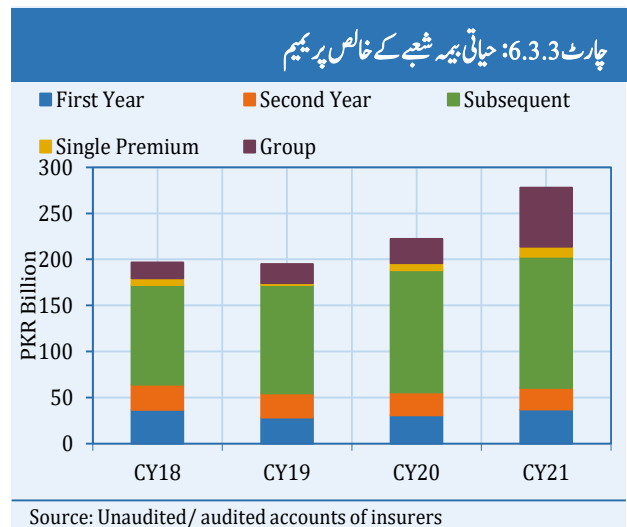
گروپ پریمیم کے باعث مجموعی پریمیم میں اضافہ ہوا۔۔۔

مزید برآں، معاشی سرگرمیوں کی بتدریج بحالی کے ساتھ، پہلے سال کے پریمیم میں 20.3 فیصد کا اضافہ ہوا (2020ء میں پہلے سال کے پریمیم میں 0.4 فیصد کی کمی کی نسبت)۔ کئی طور پر خالص پریمیم 25.0 فیصد اضافے سے بڑھ کر 278 ارب روپے تک پہنچ گیا جس کی بنیادی وجہ گروپ پریمیم میں اضافہ ہے۔ قومی سطح کے ہیلتھ بیمہ پروگرام کے آغاز کے ساتھ ہی 2021ء میں گروپ پریمیم 26 ارب روپے سے بڑھ کر 64 ارب روپے ہو گئے تھے۔ گزشتہ برسوں میں صوبائی سطح کے سوشل ہیلتھ پروگرام انی شے نوکی

ادارے اور فیملی تکافل کمپنیاں (جن کے پاس طویل مدتی کاروباری امکانات ہیں) دسمبر 2021ء میں اثاثوں کے لحاظ سے تقریباً 84 فیصد مارکیٹ شیئر کی حامل ہیں۔



فریقوں کے نسبتی مارکیٹ شیئر کے لحاظ سے صنعت میں ارتکاز رہا۔ سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے (پی ایس ایز) یعنی حیاتی بیمے کی دو حیاتی کمپنیاں، غیر حیاتی بیمہ کی بڑی سرکاری کمپنیاں اور واحد نو بیمہ کمپنی کا اس صنعت میں ایک بڑا حصہ ہے۔ حیاتی بیمے کے شعبے میں سرکاری کمپنیوں کا بیمہ صنعت (بلحاظ اثاثہ) میں 50 فیصد سے زیادہ حصہ ہے۔ اسی طرح سرفہرست پانچ غیر حیاتی بیمے کمپنیوں (بشمول پبلک نان حیاتی بیمے کمپنی) کا حصہ نان حیاتی اور جزل تکافل شعبہ کے اثاثوں کا تقریباً 70 فیصد ہے۔ بیمے کے پست نفوذ اور کشاف کے تناظر میں مارکیٹ کا یہ بلند ارتکاز صنعت کی غیر استعمال شدہ صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے، جسے نئے اور موجودہ فریقوں کے ذریعے بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔



کے اضافہ ہوا، جس نے سرمایہ کاری کی آمدنی میں کمی کو جزو اُزائل کر دیا۔ ابتدائی طور پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے منافع منقسمہ کی تقسیم پر عائد عارضی پابندی کی وجہ سے منافع منقسمہ 2020ء میں ایک بڑی مدت کے لیے روک دیے گئے تھے۔

ابتدائی کامیابی کے بعد سے صحت سہولت پروگرام کا نفاذ کیا گیا، جہاں حیاتی بیمہ کی سرکاری کمپنی کے ذریعے قومی سطح پر ہیلتھ بیمہ پالیسیوں کے خطرے کا جائزہ لیا گیا۔ (چارٹ 6.3.3)

حیاتی بیمہ کمپنیوں نے اپنی زیادہ تر سرمایہ کاری سرکاری تمسکات میں برقرار رکھی تھی تاکہ آمدنی کے مستقل بہاؤ کو یقینی بنایا جاسکے اور اپنے طویل مدتی کاروباری وعدوں اور اثاثوں کی ذمہ داری کے انتظام (اے ایل ایم) کی حکمت عملی کے لیے ذخائر بڑھائے جاسکیں۔ گوکہ اس پالیسی کے توسط سے سرمایہ کاری پر نفع میں عبوری اعتدال پیدا ہوا کیونکہ 2021ء میں کے پیشتر عرصے کے دوران شرح سود کم رہی تھی۔

گروپ پر بیمہ (زیادہ تر ہیلتھ بیمہ کے کاروبار سے متعلق) میں اضافے کی وجہ سے، گروپ دعوے 2021ء میں 22 ارب روپے سے بڑھ کر 50 ارب روپے ہو گئے۔ یہ 132.0 فیصد اضافہ زیادہ تر متوقع تھا کیونکہ ضرورت مند افراد نے طبی سہولیات حاصل کرنے کے لیے اپنی صحت کی پالیسیوں کو استعمال کرنا شروع کیا۔ مجموعی طور پر 2021ء میں مجموعی دعوے 53 ارب روپے اضافے سے 179 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ (چارٹ 6.3.4)

سرمایہ کاری کے طویل تر منظر نامے کو مد نظر رکھتے ہوئے، جو انہیں متنوع سرمایہ کاری جزدان کی تشکیل اور زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے، حیاتی بیمہ کمپنیوں کے منصوبوں کے لیے طویل مدتی مالکاری¹⁵⁸ فراہم کرنے اور تیز تر معاشی ترقی، زیادہ فلاح و بہبود، مشترکہ خوشحالی اور پائیدار استحکام میں کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔¹⁵⁹ تاہم، کئی وجوہ کی بنا پر پاکستان میں حیاتی بیمہ کے شعبے میں سرمایہ کاری کے لیے طویل مدتی مواقع محدود ہیں، جن میں سرمایہ منڈیوں کا محدود دائرہ کار، پیانہ اور طویل مدتی مصنوعات کی کمی شامل ہیں۔

اس کے علاوہ، کووڈ وبائی مرض کے دوسرے سال کے دوران، اموات کے دعووں میں 25.8 فیصد کا نمایاں اضافہ دیکھا گیا (2020ء میں 20.7 فیصد اضافے کی نسبت)۔ مجموعی دعووں میں اضافہ بھی بیمہ کے کاروبار میں اضافے کے مطابق تھا۔

نتیجتاً، بیمہ شعبے کی نفع آوری میں خوش کن اضافہ ہوا۔۔۔

خالص پر بیمہ ریونیو میں اضافے اور دیگر اخراجات میں معمولی کمی کی وجہ سے اس شعبے کا بعد از ٹیکس منافع 8.9 فیصد اضافے کے ساتھ 9.5 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ (چارٹ 6.3.5)

گروپ دعووں کے تحت ہیلتھ بیمہ پالیسیوں میں اضافے کے ساتھ، اس شعبے کے دعووں کا تناسب بڑھنا شروع ہوا، لیکن اس کے باوجود یہ قابو میں رہا۔¹⁶⁰ دوسری طرف، معمولی سکڑاؤ کے ساتھ ایکویٹی پر نفع کی سطح بلند رہی۔ (جدول 6.3.1)

دعووں کے تناسب جیسے ٹھوس اظہارِیے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ بیمہ فرموں کے لیے قیمتیں بڑی حد تک موافق رہیں۔ بلند مارجن نے نئے فریقوں کے لیے مارکیٹ میں داخل ہونے اور اس شعبے کی غیر استعمال شدہ صلاحیتوں کو تسخیر کرنے اور اس میں کارکردگی پیدا کرنے کے کافی امکانات کی بھی عکاسی کی۔

زیر جائزہ سال کے دوران اخراجات میں کمی واقع ہوئی کیونکہ بیمہ واجبات میں خالص تبدیلی میں کمی آئی تھی۔ تاہم، 2021ء میں کاروباری خطرے میں بڑے اضافے کے پیش نظر، 2021ء میں کاروباری حصول کی لاگت 16.3 فیصد اضافے کے ساتھ 40 ارب روپے تک پہنچ گئی۔¹⁵⁶ اخراجات میں کمی، کلیدی کارکردگی تناسب یعنی اخراجات کا تناسب بھی بہتر ہوا۔¹⁵⁷

خالص مناسب مالیت کے خسارے کی وجہ سے خالص سرمایہ کاری آمدنی سال کے دوران 18.6 فیصد (23 ارب روپے) کم ہو کر 103 ارب روپے رہ گئی۔ 2021ء میں بینکاری شعبے کی جانب سے منافع منقسمہ کے اجراء کی وجہ سے منافع کی آمدنی میں 4 ارب روپے

¹⁵⁹ Caprio Jr, G., & Demirgüç-Kunt, A. (1998). The role of long-term finance: theory and evidence. *The World Bank Research Observer*, 13(2), 171-189

Demirgüç-Kunt, A., & Maksimovic, V. (1998). Law, finance, and firm growth. *The Journal of Finance*, 53(6), 2107-2137

¹⁶⁰ خالص دعوے تا خالص پر بیمہ کا تناسب

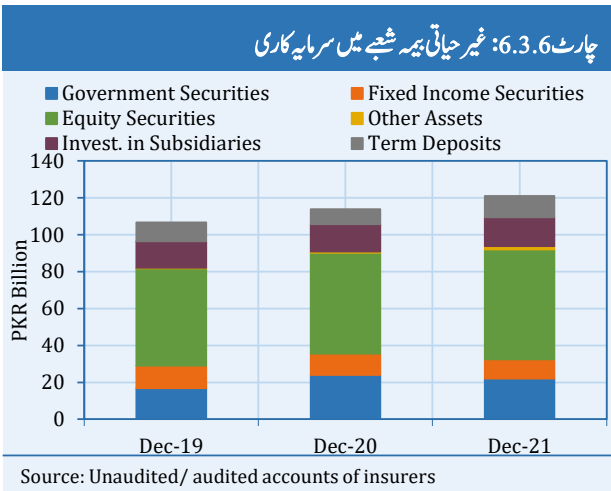
¹⁵⁶ حصولی لاگت پالیسیوں کے حصول اور درج کیے جانے میں ہونے والی لاگت ہے۔

¹⁵⁷ انتظامی اخراجات تا خالص پر بیمہ کا تناسب۔

¹⁵⁸ عالمی بینک کے بلاگز۔ کون سے مالی وساطتی ادارے طویل مدتی قرضے فراہم کرتے ہیں؟ (آخری بار 15 اپریل 2022ء کو دیکھا گیا)

غیر حیاتی بیمہ شعبے نے سرمایہ کاری، کیش اینڈ بینک اور نو بیمہ ریکوری میں اضافے کی وجہ سے 2021ء میں اپنی اساس سرمایہ 13 ارب روپے (2020ء میں 23 ارب روپے کے اضافے کی نسبت) بڑھا کر 24.6 ارب روپے کر دی۔¹⁶²

2021ء میں سرمایہ کاری 7 ارب روپے اضافے سے 121 ارب روپے تک پہنچ گئی کیونکہ غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں نے ایکویٹی تمسکات اور میعاد ڈپازٹس میں اپنی سرمایہ کاری میں بالترتیب 5 ارب روپے اور 3 ارب روپے کا اضافہ کیا تھا۔ 2021ء میں کل سرمایہ کاری اور پراپرٹی جزدان کا 49.2 فیصد (2020ء میں 48.1 فیصد) حصہ ایکویٹی تمسکات پر مشتمل دیا۔ دریں اثنا، بیمہ کمپنیوں نے 3 ارب روپے مالیت کی سرکاری اور معین آمدن تمسکات میں اپنی سرمایہ کاری واپس لے لی۔ اس کی وجہ 2021ء کے بیشتر عرصے کے دوران کم شرح سود کا ماحول ہو سکتا ہے کیونکہ بیمہ کمپنیاں اپنی سرمایہ کاری کی آمدنی کو بڑھانے کے لیے زیادہ منافع متلاشی تھیں۔ تاہم، سال کے آخر میں پالیسی ریٹ میں اضافے نے سرکاری تمسکات میں دلچسپی کو بحال کیا ہے۔ (چارٹ 6.3.6)



اثاثہ تا سرمایہ کاری تناسب 49.3 فیصد (مالی سال 2020 میں 49.0 فیصد) نچلے درجے کی طرف دکھائی دیتا ہے کیونکہ عام طور پر آمدنی کو سہارا دینے کے لیے بیمہ کمپنیوں کے زیادہ تر اثاثے سرمایہ کاری جزدان کا متوقع حصہ ہوتے ہیں۔

حصص داروں کی ایکویٹی کے ذریعے غیر حیاتی بیمہ شعبے کی اساس سرمایہ کے بڑے حصے کی بدستور مالکاری کی جاتی رہی۔۔۔

2021ء میں مکتوبہ آمدنی اور تموین بالترتیب 6 ارب روپے اور 3 ارب روپے بڑھ کر بالترتیب 40 ارب روپے اور 87 ارب روپے ہو گئی۔ کووڈ وبائی مرض کے دوران غیر

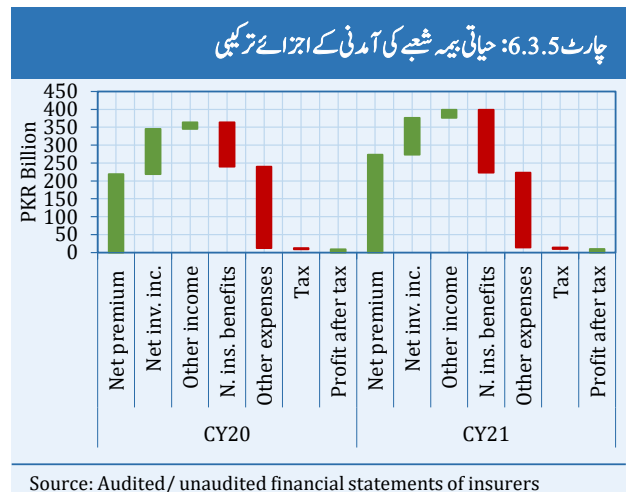
جدول 6.3.1: حیاتی بیمہ شعبے کی اصابت				
تفصیلات	دسمبر 18ء	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء	دسمبر 21ء
فیصد				
دعوؤں کا تناسب	52.2	51.8	56.1	64.1
خراجات کا تناسب	26.3	26.0	22.9	21.6
ایکویٹی اثاثے	2.0	1.9	2.1	2.2
سرمایہ کاری پر نفع	5.7	10.4	10.6	7.7
ایکویٹی پر نفع	41.1	31.7	40.9	36.6
اثاثوں پر نفع	0.7	0.6	0.8	0.8

ماخذ: بیمہ کار اداروں کے غیر آڈٹ شدہ/ آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

غیر حیاتی بیمہ

غیر حیاتی بیمہ اداروں نے اپنی اساس سرمایہ میں بیشتر اضافہ ایکویٹی تمسکات میں سرمایہ کاری کے توسط سے کیا۔۔۔

اثاثوں کے لحاظ سے نان حیاتی بیمہ کمپنیاں اور جزل تکافل کمپنیاں مجموعی بیمہ صنعت کا صرف 11.7 فیصد ہیں۔ تاہم اس شعبے میں داخلے کی راہ میں حائل مختلف رکاوٹوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جیسے کم از کم ادا شدہ سرمائے کی ضروریات (حیاتی بیمہ کے لیے 70 کروڑ روپے اور نان حیاتی بیمہ کمپنیوں کے لیے 50 کروڑ روپے)¹⁶¹ میں فرق کے پیش نظر 10 فعال حیاتی بیمہ کمپنیوں (بشمول فیملی تکافل کمپنیوں) کے مقابلے میں تقریباً 30 فعال غیر حیاتی بیمہ (بشمول جزل تکافل کمپنیاں) ادارے موجود ہیں۔

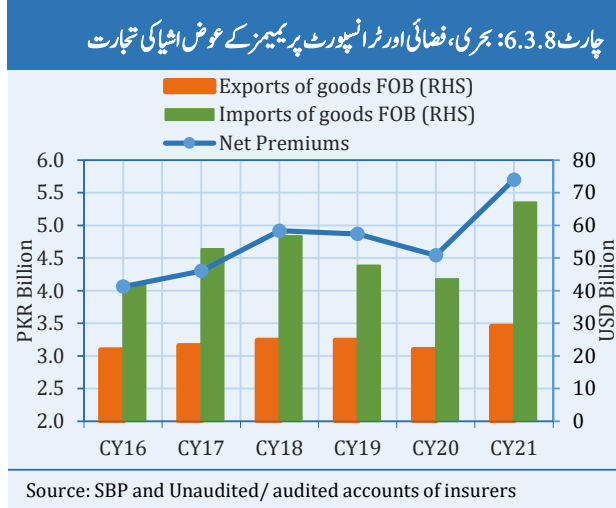


¹⁶² سرمایہ کار یوں، نقدی اور نقد کے مساوی اور نو بیمہ کاری باز یوں میں بالترتیب 7.2 ارب روپے، 2.4 ارب روپے اور 1.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

¹⁶¹ ایس ای سی بی کی بیمہ کمپنیاں۔ پیٹنگلی تقاضے اور بیمہ کمپنیوں، تکافل آپریٹرز، انشورنس بروکرز، سروے رزاور تھرو پارٹی ایڈمنسٹریٹرز ذرائع تشکیل، رجسٹریشن اور لائسنسنگ کے لیے گائیڈ لک ملاحظہ کریں۔ (15 اپریل 2022ء کو دیکھا گیا)

حیاتی شعبہ کے منافع 2020ء کے دوران صرف تھوڑی سی آئی اور پھر 2021ء میں اس میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مجموعی طور پر 2021ء میں ایکویٹی 8.4 فیصد اضافے کے ساتھ 106 ارب روپے تک پہنچ گئی، جس سے اساس سرمایہ 43.0 فیصد تک پہنچ گئی۔

2021ء میں ایشیا کی غیر ملکی تجارت میں اضافے کی وجہ سے بحری، فضائی اور نقل و حمل کے کاروبار کے لیے خالص پریمیم میں اسی طرح کا اضافہ ہوا (چارٹ 6.3.8)۔

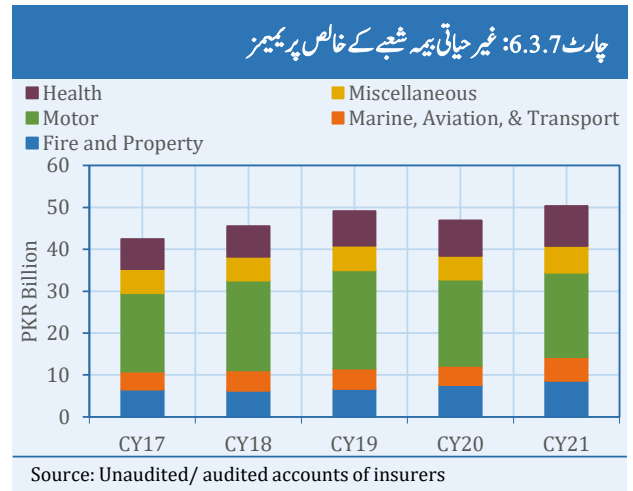


2021ء میں غیر مکتوبہ پریمیم اور خالص پریمیم کے تناسب کی شرح 43.4 فیصد سے گھٹ کر 42.2 فیصد رہ گئی۔ اگرچہ یہ 40 فیصد کے علامتی 'رہنما خطوط' سے قدرے بلند رہا تھا، تاہم، صورت حال پر باریک بینی سے نظر رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ خطرات کی مناسب کوریج کو یقینی بنایا جاسکے۔¹⁶³

آتشزدگی اور جائیداد کے نقصانات کے زمرے نے خالص پریمیم میں اضافے میں اپنا کردار ادا کیا۔۔۔

سال کے دوران خالص پریمیم میں 2.8 فیصد کا معمولی اضافہ اور مجموعی اور خالص پریمیم میں 4.5 فیصد کی آنے کے بعد 2021ء میں یہ پریمیم بالترتیب 10.2 فیصد (103 ارب روپے) اور 7.4 فیصد (50 ارب روپے تک) بڑھ گئے، جس کا سبب معاشی سرگرمیوں کی وسیع البنیاد بحالی ہے (چارٹ 6.3.7)۔

دوسری جانب گاڑیوں سے متعلق خالص پریمیم میں، جو پریمیم میں 40.0 فیصد مارکیٹ شیئر رکھنے والا سب سے بڑا شعبہ ہے، گاڑیوں سے متعلق خام پریمیم میں 13.6 فیصد اضافے کے باوجود، 2021ء کے دوران 2.2 فیصد کی تھوڑی سی آئی۔ بینکوں کی کار ماکاری (آٹو فنانسنگ) کے مطابق خام پریمیم میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابط کے مطابق قرض گارنٹیکوں کو اس بات کو یقینی بنانا ہوتا ہے کہ گاڑیوں (آٹو فنانسنگ کے تحت) کا باقاعدہ بیمہ کیا جائے، اور سال کے دوران گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ ہو۔¹⁶⁴ جیسا کہ پہلے نوٹ کیا گیا، 2021ء میں خام اور خالص پریمیم میں فرق کا سبب وسیع تر نو بیمہ اخراجات تھے (چارٹ 6.3.9)۔



پچھلے سال کی نسبت خالص دعووں کے مستحکم رہنے کے ہمراہ پریمیم میں قابل ذکر اضافے کی وجہ سے، مجموعی دعووں کا تناسب 2020ء میں 51.8 فیصد سے گھٹ کر 2021ء میں 48.8 فیصد رہ گیا (چارٹ 6.3.10)۔

گاڑیوں سے متعلق خالص پریمیم میں کمی کے ہمراہ، موٹر دعووں میں 1.9 فیصد کی کمی آئی۔ دوسری طرف، بحری، فضائی اور نقل و حمل کے دعووں میں ان سے وابستہ پریمیم کے مطابق اضافہ ہوا۔

آتشزدگی اور املاک کو پہنچنے والے نقصانات کے پریمیم کے بعد گاڑیوں کے بیمہ پریمیم مجموعی پریمیم میں اضافے کے اہم محرک تھے۔ یہ خالص پریمیم سے مختلف تھا، جہاں بحری، فضائی اور نقل و حمل کے پریمیم کے بعد صحت سے متعلق پریمیم نے سب سے زیادہ مطلق اضافے کی نشاندہی کی۔ مجموعی اور خالص پریمیم کی ترقی کے محرکات میں فرق مختلف کاروباری زمروں کے لیے غیر مکتوبہ پریمیم کی فراہمی اور نو بیمہ اخراجات کے آغاز اور اختتامی پینلس میں فرق کی وجہ سے تھا۔

¹⁶³ 40 فیصد کے علامتی 'رہنما خطوط' اس مفروضے پر ہیں کہ 20 فیصد پریمیم اخراجات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور بقیہ 80 فیصد سال بھر خطرے کا انتظام کرتا ہے۔ چونکہ مفروضاتی پالیسیاں اوسطاً نصف مدت کا تعین ہی کر پاتی ہیں،

لہذا، خام پریمیم کا تناسب 40 فیصد تک چلا جاتا ہے۔
¹⁶⁴ اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابط برائے صارفی ماکاری ملاحظہ کریں۔

چنانچہ، غیر حیاتی شعبے کا بعد از ٹیکس منافع 36.2 فیصد اضافے کے ساتھ 13 ارب روپے (2020ء میں 10 ارب روپے) رہا۔

مزید برآں، مالی کارکردگی اور استحکام کے اظہار یہ بھی بہتر ہوئے کیونکہ 2021ء میں اثاثوں پر منافع (آر او اے) 5.9 فیصد سے بڑھ کر 7.7 فیصد ہو گیا جبکہ 2021ء میں مشترکہ تناسب ¹⁶⁵ 92.3 فیصد سے کم ہو کر 88.1 فیصد رہ گیا (جدول 6.3.2)۔

عمومی تکافل

عمومی تکافل کے ذمے میں تکافل کے لیے مخصوص آپریٹرز کے خطرات کے نتائج میں بہتری آئی۔۔۔

عمومی تکافل زمرہ ¹⁶⁶ تکافل کے لیے مخصوص تین اداروں اور تقریباً وینڈو تکافل کے 20 آپریٹرز (ڈیلیوٹی اوز) پر مشتمل ہے۔

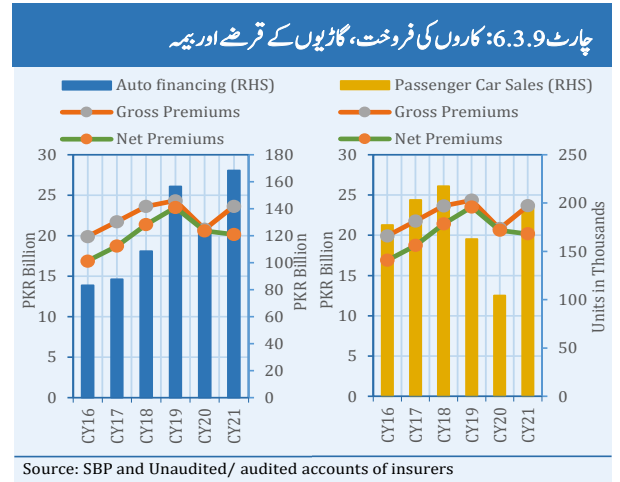
انفرادی بنیادوں پر دو مکمل فعال جنرل تکافل آپریٹرز نے 2021ء کے اختتام پر اپنی اساس سرمایہ 2.1 ارب روپے بڑھ کر 5.7 ارب روپے کر دی (56.8 فیصد اضافہ)۔ ایسا لگتا تھا کہ ڈی ٹی اوز معاشرے میں عقیدے کے حوالے سے حساس طبقوں کی قبولیت اور مدد سے فائدہ اٹھا رہے تھے (جدول 6.3.3)۔

اس کے باوجود 2021ء میں تکافل کے لیے مخصوص اداروں کا مجموعی غیر حیاتی اور جنرل تکافل شعبے کے اثاثوں میں حصہ صرف 2.3 فیصد ہے (جو 2020ء میں 1.5 فیصد تھا)۔

تکافل کے لیے مخصوص اداروں کے سرمایہ کاری جزدان میں بنیادی طور پر ایکویٹی، تمسکات (بشمول میوچل فنڈز)، معین آمدنی تمسکات (صکوک) اور ٹرم ڈپازٹس شامل تھے۔ روایتی نان حیاتی شعبہ کی طرح سال کے دوران طویل عرصے تک کم شرح سود کے ماحول کی وجہ سے تکافل کے لیے مخصوص اداروں نے ایکویٹی تمسکات کی طرف رخ کیا جس سے سرمایہ کاری جزدان میں ان کا حصہ 20.7 فیصد سے بڑھ کر 31.4 فیصد ہو گیا۔ قرضہ جاتی تمسکات اور میعاد ڈپازٹس کا حصہ بالترتیب 27.8 فیصد اور 40.8 فیصد رہا۔

تکافل کے لیے مخصوص اداروں کے لیے خالص شراکت اور خالص دعوے 0.4 ارب روپے اور 0.3 ارب روپے بڑھ کر بالترتیب 1.6 ارب روپے اور 1.2 ارب روپے ہو گئے۔

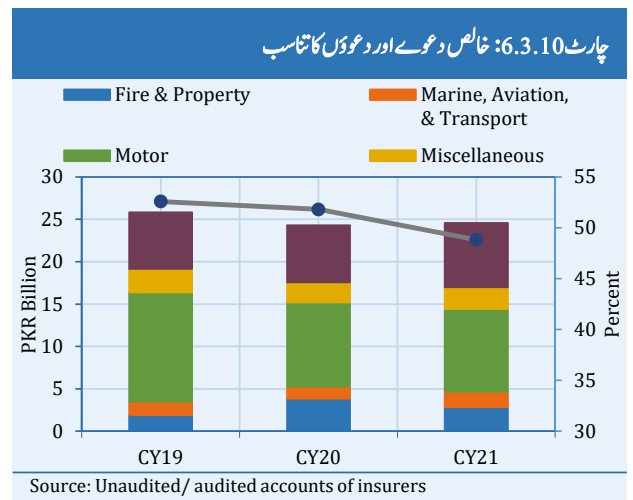
¹⁶⁶ یہ سیکشن صرف دو مکمل جنرل تکافل کمپنیوں / وقف تکافل آپریٹرز کا احاطہ کرتا ہے کیونکہ ایک وقف جنرل تکافل کمپنی کا نیا کاروبار بند کر دیا گیا ہے۔ غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے وینڈو تکافل آپریٹرز (ڈیلیوٹی اوز) کی کارکردگی پر غیر حیاتی سیکشن کے تحت مربوط بنیادوں پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔



تاہم 2021ء میں آتشزدگی اور املاک کے حوالے سے دعووں میں نمایاں کمی آئی ہے، کیونکہ 2020ء میں ملک کے جنوبی حصوں خاص طور پر کراچی میں موسلا دھار بارشوں کی وجہ سے شہر میں سیلابی کیفیت پیدا ہو گئی تھی، جس سے علاقے کے بنیادی ڈھانچے کو کافی نقصان پہنچا تھا۔

نتیجتاً، سال کے دوران غیر حیاتی شعبے کی نفع آوری میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔۔۔

مستحکم خالص دعووں کی نسبت خالص پریمیم میں اضافے سے غیر حیاتی شعبے کے خطرے کے نتائج میں اضافہ ہوا، جو 2021ء میں 61.9 فیصد اضافے سے بڑھ کر 6 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اگرچہ انتظامی اخراجات میں صرف تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے، تاہم، سرمایہ کاری جزدان کی بحالی اور منافع منقسمہ کی آمدنی میں اضافے کے نتیجے میں 2021ء میں سرمایہ کاری کی آمدنی 23.7 فیصد بڑھ کر 10 ارب روپے تک پہنچ گئی۔



¹⁶⁵ خالص دعوے اور اخراجات تا خالص پریمیم کا تناسب

فیملی تکافل

تکافل کے زمرے میں وکالہ فیس نے تکافل کے لیے مخصوص اداروں کی نفع آوری برقرار رکھنے میں مدد دی۔۔۔

فیملی تکافل زمرہ دو تکافل کے لیے مخصوص اداروں اور سات وندو تکافل آپریٹرز پر مشتمل ہے۔¹⁶⁷

فیملی تکافل کے ان تکافل کے لیے مخصوص اداروں نے 2021ء میں اپنے اساس سرمایہ میں 6.7 فیصد اضافے کے ساتھ 39.4 ارب روپے کا اضافہ کیا۔

2020ء میں معمولی کمی کے بعد تکافل کے لیے مخصوص اداروں نے 22.8 فیصد اضافے کے ساتھ 2021ء میں 12.0 ارب روپے کا مجموعی حصہ حاصل کیا۔ اگرچہ تمام اجزاء نے صحت مند نمو درج کی، لیکن پہلے سال کی شرکت میں 20.2 فیصد کا اضافہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ تکافل کے لیے مخصوص اداروں نے نمایاں نئے کاروبار کو راغب کیا جبکہ اگلے سال میں بالترتیب 9.2 فیصد اور 32.8 فیصد کی ترقی اور گروپ شرکت نے ان کے آپریٹرز کی پائیداری کی نشاندہی کی۔

تاہم، خالص شرکت کے مقابلے میں خالص دعووں میں زیادہ اضافہ (16.4 فیصد کے مقابلے میں 30.0 فیصد) تکافل کے لیے مخصوص اداروں کے لیے قدرے کم خطرے کے نتائج کی نشاندہی کرتا ہے۔

نتیجتاً، 2021ء میں پی ٹی ایف کے لیے زرفاضل (قبل از ٹیکس) 0.3 ارب روپے سے کم ہو کر 0.1 ارب روپے رہ گیا۔ تاہم 2021ء میں ایس ایچ ایف کا منافع (قبل از ٹیکس) کسی حد تک 0.3 ارب روپے پر مستحکم رہا کیونکہ حصول کے اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ وکالہ فیس میں اسی طرح کے اضافے سے مطابقت رکھتا ہے۔

سپردگی اور عرصیت کے دعووں میں اضافے کی وجہ سے فیملی تکافل کے لیے مخصوص اداروں کے دعووں کا تناسب بڑھ گیا۔ منافع کے اظہاریوں میں کمی کے باوجود، وہ اطمینان بخش سطح پر رہے۔ (جدول 6.3.4)

جدول 6.3.2: غیر حیاتی بیمہ شعبے کی اصابت					
تفصیلات	دسمبر 17	دسمبر 18	دسمبر 19	دسمبر 20	دسمبر 21*
فیصد					
سرمایہ اثاثے	12.6	12.6	11.8	10.9	10.5
دعوؤں کے تناسب	51.4	52.0	52.6	51.8	48.8
مشترکہ تناسب	89.1	88.6	91.0	92.3	88.1
پر بیمہ مجتمع	55.1	54.4	54.0	50.1	48.9
اثاثوں پر نفع	6.7	6.5	6.6	5.9	7.7

ماخذ: بیمہ کار اداروں کے غیر آڈٹ شدہ / آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

* اعداد و شمار کے تخمینے

نتیجتاً 2021ء میں شرکاء تکافل فنڈ (پی ٹی ایف) کا زرفاضل 82.4 ملین روپے سے بڑھ کر 93.6 ملین روپے ہو گیا۔ مزید برآں، حصص داروں کے فنڈ (ایس ایچ ایف) کا منافع 2021ء میں 35.4 ملین روپے سے بڑھ کر 159.8 ملین روپے تک پہنچ گیا، کیونکہ وکالہ فیس میں اضافہ ہوا۔

جدول 6.3.3: وقف جزل تکافل آپریٹرز کی تفصیلات					
تفصیلات	دسمبر 18ء	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء	دسمبر 21ء	نمو
ملین روپے					فیصد
ایکویٹی	899	911	819	1,248	52.4
سرمایہ کاری	810	951	1,203	1,355	12.7
کل اثاثے	2,290	2,834	3,615	5,669	56.8
مجموعی پر بیمہ	1,054	1,733	2,208	3,252	47.3
خالص پر بیمہ	338	834	1,172	1,584	35.1
خالص دعوے	309	568	872	1,177	35.0
بیمہ کار اداروں کے جائزے کے نتائج	7	-7	39	65	69.1
قبل از ٹیکس زرفاضل	16	38	82	94	13.6

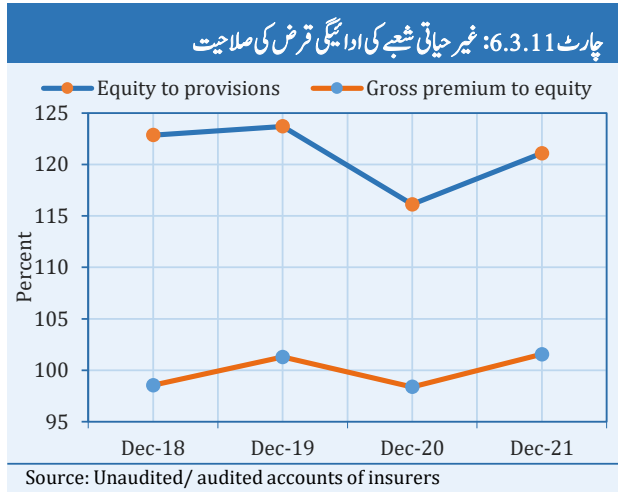
فیصد

دعوؤں کے تناسب	91.6	68.1	74.4	74.3
----------------	------	------	------	------

ماخذ: جزل وقف تکافل آپریٹرز کے غیر آڈٹ شدہ / آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

¹⁶⁷ اس سیکشن میں صرف دو فعال جزل تکافل کمپنیوں / وقف تکافل آپریٹرز کا احاطہ کیا گیا ہے، کیونکہ ایک وقف جزل تکافل کمپنی کا نیا کاروبار بند کر دیا گیا ہے۔ غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے وندو تکافل آپریٹرز (ڈبلیو ایوز) کی کارکردگی پر غیر حیاتی سیکشن کے تحت مربوط بنیادوں پر بحث کی گئی ہے۔

بہتری آئی۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار کے مجموعی طور پر اطمینان بخش سطح پر رہے، کیونکہ 2020ء کے آغاز میں کووڈ وبائی مرض معمولی کمی کے ساتھ مجموعی پرییم ایکویٹی کی نسبت تقریباً ایک گنا تھا (چارٹ 6.3.11)۔



تیس فعال غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں میں سے صرف دو بیمہ کمپنیاں 2020ء (2019ء میں دو بیمہ کمپنیاں) میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تناسب کے نشانیے پر پورا نہیں اتر رہی تھیں، جن میں سے ایک فرم بعد میں مالی طور پر مستحکم ہو گئی۔ دوسری کمزور فرم کامنڈی میں حصہ نسبتاً کم ہے اور فرم کے اعانت کار بھی مارجن کے تقاضے کو پورا کرنے کے لیے ایکویٹی کا ادخال کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

پاکستان میں کام کرنے والی بیمہ کمپنیوں کے پاس عام طور پر روایتی کاروباری ماڈل ہوتے ہیں۔ جن میں نقصان برداشت کرنے کی خاطر خواہ صلاحیت، موافق نرخ اور کم لیوریج استعمال ہوتا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے پاس مناسب مالی حیثیت ہے اور ان سے نظامی خطرے کا ذریعہ بننے کا امکان کم ہے۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ بیمہ کاروبار کی منفرد نوعیت کے باعث - یعنی معکوس پیداواری چکر¹⁶⁸، طویل مدتی سرمایہ کاری کے منظر نامہ (خاص طور پر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے لیے)، از خود انضباطی نظام اور بفرز (مثال کے طور پر قبل از وقت رقم نکالنے پر جرمانے)، باہمی ربط اور مالی نظام میں متعدد اثرات پیدا کرنے کی پست صلاحیت، - عموماً بیمہ کار ادارے نظامی خطرے میں بڑا کردار ادا نہیں کرتے۔

تاہم، چونکہ پاکستان میں کام کرنے والی چند بیمہ کمپنیاں مارکیٹ پر حاوی ہیں اور معیشت کے لیے ان کی منظم اہمیت ہے، لہذا ان اداروں کی بہتر نگرانی اور ریگولیشن اہم ہے۔

بیمہ صنعت میں ایک غیر حیاتی نو بیمہ ادارہ ہے، جو نجی شعبے کے غیر حیاتی بیمہ کاروبار کی نو بیمہ کاری کرنے کے علاوہ، یہ وہ واحد غیر حیاتی باز بیمہ کمپنی ہے جو غیر حیاتی بیمہ کار سرکاری ادارے کے کاروبار کے خطرے کا بھی تجزیہ کرتی ہے۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اپنے خطرے کو پورا کرنے کے لیے، اس نو بیمہ کار ادارے نے دنیا کے بڑے بیمہ کاری اداروں جیسے ہینور ری، پارٹنری اور لائیڈز سنڈیکیٹ سے اپنے لیے نو بیمہ کاری کا بندوبست کیا ہوا ہے۔ یہ کمپنی 2021ء میں اپنی کارکردگی میں نمایاں بہتری لائی۔ سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے سے اس کی خام آمدنی 10.3 ارب روپے سے بڑھ کر 13.5 ارب روپے ہو گئی جبکہ مجموعی طور پر خام پرییم 4.1 ارب روپے اضافے سے 21.0 ارب روپے جبکہ خالص دعوے 0.1 ارب روپے کم ہو کر 3.8 ارب روپے رہ گئے، جس کے نتیجے میں 2021ء میں 1.7 ارب روپے (مالی سال 20 میں 0.8 ارب روپے) کا منافع ہوا۔ اسی طرح نو بیمہ کمپنی کا منافع 2020ء میں 2.0 ارب روپے سے بڑھ کر 2021ء میں 3.6 ارب روپے تک پہنچ گیا۔

جدول 6.3.4: وقف فیملی کفائل آپریٹرز کی اصابت

تفصیلات	دسمبر 18ء	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء	دسمبر 21ء
فیصد				
اثاثوں پر نفع	0.7	0.5	0.9	0.7
ایکویٹی پر نفع	10.5	7.6	16.2	13.8
دعووں کا تناسب	43.6	50.2	55.6	62.1
اخراجات کا تناسب	26.9	30.6	31.6	31.3
حصہ	95.4	95.1	94.9	89.9

ماخذ: وقف فیملی کفائل آپریٹرز کے غیر آڈٹ شدہ/ آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

مجموعی طور پر ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار کے اطمینان بخش سطح پر رہے۔۔۔

زیادہ تر بیمہ کمپنیوں کی جانب سے موافق قیمتوں (جس کا اندازہ دعووں اور اخراجات کے تناسب سے لگایا جاسکتا ہے) اور قدامت پسندانہ اختصاص پر مبنی سرمایہ کاری کے فیصلوں (حیاتی زمرے کے لیے سرکاری تمسکات میں بیشتر سرمایہ کاری اور غیر حیاتی زمرے کے لیے پیلوچپ ایکویٹی تمسکات) نے صنعت کے مالی استحکام میں حصہ ڈالا۔

تازہ ترین دستیاب اعداد و شمار کے مطابق، مجموعی طور پر حیاتی بیمہ شعبے میں 2020ء (جو ضوابطی تقاضا ہے) کے دوران ادائیگی قرض کی صلاحیت کا تناسب تقریباً ایک تھا۔

2021ء کے دوران غیر حیاتی بیمہ شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کی صورت حال میں

¹⁶⁸ معکوس پیداواری چکر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ پالیسی کے حاملین بینڈنگ پرییم ادا کرتے ہیں اور بیمہ شدہ کو

ملک کی جغرافیائی سیاسی صورتِ حال اور مالی رکاوٹوں کو مد نظر رکھتے ہوئے قومی صحت بیمہ پروگرام کی پائیداری، جس کے مالی خطرات کی تخمینہ کاری ایک معروف بیمہ کمپنی نے کی ہے، حیاتی بیمہ شعبے کے گروپ پر بیمہ کی نمو کے حوالے سے ایک فیصلہ کن محرک ثابت ہوگی۔

آگے چل کر، حیاتی بیمہ کے پریمیم میں اضافہ قومی صحت بیمہ پروگرام کی پائیداری پر جزواً منحصر ہے جبکہ غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی کارکردگی کے لیے مالی حالات اہم ہوں گے۔۔۔

بیمے کے شعبے کی ترقی اور کارکردگی کا انحصار بدستور ابھرتے ہوئے معاشی حالات، اجناس کی عالمی قیمتوں کی حرکیات اور ملک میں جغرافیائی تزویراتی اور سیاسی صورتِ حال کے تناظر میں کے تناظر میں کاروباری سرگرمیوں کی سطح پر رہے گا۔

مزید برآں، پاکستان کے مالی حالات خاص طور پر معاشی سرگرمیوں کی سطح اور مستقبل کا تجارتی منظر نامہ اور کاروں کی فروخت اور گاڑیوں کی مالکاری میں اضافہ، بحری، فضائی، نقل و حمل اور موٹر پر بیمہ کی نمو کے لیے بدستور اہم رہے گا۔